علمائے اہلسنت دیوبند
پر تین سو لایعنی اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

دِفاعِ اہلِ السُّنَّۃ والجماعۃ

دار العلوم دیوبند اور پاک و ہند کے جید علماء کرام کی تقاریظ کے ساتھ مزین

تصنیف

مولانا ساجد خان نقشبندی

پسند فرمودہ

مناظر اسلام شہزادہ اہلسنت فاتح فرق باطلہ شیر پختونخواہ
حضرت مولانا غازی مفتی ندیم محمودی حفظہ اللہ

مکتبہ ختم نبوۃ
محلہ جنگی پشاور

اہل السنۃ والجماعۃ کی عبارات پر تین سو (۳۰۰) سے زائد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
پہلا مکمل انسائیکلوپیڈیا

دفاع اہل السنۃ والجماعۃ

مؤلف
مناظر اہل سنت
حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی حفظہ اللہ

تصحیح ونظر ثانی:
خطیب اہل السنۃ
حضرت مولانا عبداللہ صاحب قاسمی حفظہ اللہ

باہتمام: مناظر اسلام غازی اسلام حضرت مفتی ندیم صاحب محمودی حفظہ اللہ

شعبہ نشر و اشاعت
مکتبہ ختم نبوت پشاور

Butt

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دفاع اہل السنة والجماعة (اول)

مؤلف:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مناظر اہل سنت حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی حفظہ اللہ

تصحیح ونظر ثانی:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا عبداللہ صاحب قاسمی حفظہ اللہ

باہتمام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی ندیم صاحب

کتابت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا عبداللہ رحمانی اورنگ آباد (الہند)

تزئین:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایم،ایس،اسلام گرافکس ممبئی

تعداد صفحات:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۹۹۴

شعبہ نشر واشاعت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ ختم نبوت قصہ خوانی بازار پشاور

فہرست

تو جناب جس کے ارتداد پر ''پوری امت کا اجماع ہو''اور جس شخص پر ''قطعا یقینا جزما'' کفر لازم ہو اس کو محض ایک احتمال کی وجہ سے اس یقین کو زائل کر کے اور پوری امت کے اجماع سے منہ موڑتے ہوئے کافر نہ کہنا کیا خود کفر نہیں؟ کیا خرق اجماع کرنے والا کیا

ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی و نصله جهنم وسائت مصیرا

کا مصداق نہیں؟

پھر آپ نے لزوم کفر کی تعریف تو یہ کی تھی کہ شاہ صاحب کو ان کلمات کفریہ کا علم نہ تھا اور توبہ کر لی اور جواب میں احمد رضا خان کا جزیہ ایسا پیش کر رہے ہیں جس سے زیادہ توبہ کا معنی نکل سکتا ہے تعریف میں فصل اول کا کیا بنے گا؟

پھر میرا یہ سوال بھی ہے کہ جتنا بڑا گھٹیا شیطانی الزام احمد رضا خان نے شاہ صاحب پر لگایا اتنا بڑا الزام اس شخص نے علمائے دیوبند پر نہیں لگایا اور علمائے دیوبند کے بارے میں بھی مفتی مظہر اللہ نے توبہ کا احتمال نقل کیا ہے تو یہ احتیاط اور کف لسان علمائے دیوبند کی باری میں کہا چلا جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب آپ اس لئے نہیں دے رہے ہے کہ اس کے بعد تاویلات کی پٹاری کو خود ہی آگ لگ جائے گی۔

احمد رضا خان کے نزدیک گستاخ کی توبہ بھی قبول نہیں

احمد رضا خان مجمع الانہر کے حوالے سے لکھتے ہیں (ترجمہ)

> ''جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے''۔(تمہید ایمان مع حسام الحرمین ص ۷۳ مکتبۃ المدینہ کراچی)

زندہ باد اے شہید زندہ باد

اللہ اکبر! اب تک احمد رضا خان کو مسلمان وحلالی ثابت کرنے کیلئے آپ کے پاس واحد دلیل یہ تھی کہ شاہ صاحب نے توبہ کر لی اس لئے کافر نہیں کہا اس ساری محنت پر احمد رضا خان نے یہ کہہ

کر پانی پھیر دیا کہ جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کرلے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں اور جو اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

لزوم والتزام کفر تماشہ ہی تماشہ

لزوم کفر والتزام کفر کی تعریف مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی نے وہی کی جو نام نہاد محقق نے پیش کی، ہومیو پیتھک جنرل اسٹور کے مالک الطاف حسین سعیدی نے بھی یہی کی (بحوالہ روئیداد مناظرہ گستاخ کون ص ۱۲۰) اور اس تعریف کو حنیف قریشی کی پوری مناظرہ ٹیم نے تسلیم کیا۔گویا آج کل کے نومولود نام نہاد محققین کے نزدیک لزوم کفر کی تعریف یہ ہے کہ قائل کو علم نہ ہو کہ میں کفر بک رہا ہوں اور التزام کفر کی تعریف یہ ہے کہ قائل کو اگر بتادیا جائے کہ تو نے کفر کہا تو وہ اس پر اڑے نہیں بلکہ توبہ کرلے اگر اڑ گیا اور توبہ نہ کی تو التزام کفر ہو جائے گا۔

اب شاہ صاحب کی عبارات میں ''لزوم کفر'' تھا ''التزام کفر'' نہ تھا یعنی شاہ صاحب کو علم ہی نہ تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کو ایسی غلیظ گالیاں دے رہا ہوں جو آج تک نہ کسی یہودی نے دی نہ کسی عیسائی نہ کسی مشرک نے دی۔(اس کا نقلاوعقلا باطل ہونا ہم ماقبل میں بیان کر چکے ہیں)

احمد رضا خان کے نزدیک لزوم والتزام کی تعریف

> ''کفر......دوطرح ہوتا ہے لزومی والتزامی!التزامی یہ کہ ضروریات دین سے کسی شے کا تصریحا خلاف کرے یہ قطعا اجماعا کفر ہے...... یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ کفر ومخالف ضروریات دین ہو۔لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات وتتمیم تقریبات کرتے لے چلئے تو انجام کار اس سے کسی ضروری دینی کا انکار لازم آئے''۔
>
> (سبحان السبوح ص ۱۱۱)

اللہ اکبر لیجئے یہ دونوں تعریفیں آپ کی کی گئی تعریفوں سے بالکل متضاد ہیں۔کفر التزامی کی اس عبارت کی رو سے شاہ صاحب کی جملہ کتب وعبارات بشمول صراط مستقیم کی اس عبارت میں کوئی بات عین کفر نہیں کیونکہ آپ اور آپ کے آج کل کے نام نہاد مناظرین ان کو ''لزوم کفر'' پر محمول

کرتے ہیں گویا بقول آپ کے اگر کوئی یہ کہے کہ نماز میں نبی کریم ﷺ کا خیال آنا یا لانا گدھے کے خیال سے بھی برا ہے معاذ اللہ بیوی سے جماع سے بھی برا ہے استغفر اللہ تو بقول احمد رضاخان کے یہ عین کفر نہیں کیونکہ آپ کے نزدیک اس میں لزوم کفر ہے۔اب آپ کی لزوم کفر کی تعریف سے احمد رضاخان دنیا کا لعنتی ترین انسان بنتا ہے کہ جو اس قدر غلیظ عبارت کو بھی عین کفر نہیں مانتا۔اور ہم بھی یہی ثابت کرنا چاہ رہے تھے جو آپ ہی کی لزوم کفر کی تعریف سے ثابت ہوگیا۔

کیا خوب کہ اپنا پردہ کھولے

جادووہ جو سر چڑھ کر بولے

اب دوسری طرف آئے آپ کے نزدیک شاہ صاحب کی عبارات میں اگر التزام کفر پایا جاتا اور پھر احمد رضاخان تکفیر نہ کرتے تو یقینا کافر ہوتے مگر چونکہ التزام کفر نہیں اس لئے تکفیر نہیں کی۔اور احمد رضاخان التزام کفر کی تعریف یہ کرتا ہے کہ جس میں کسی ضرورت دینی کا انکار کیا جائے۔اب آئے دوبارہ احمد رضاخان کی طرف وہ شاہ صاحب پر یہ شیطانی الزام لگاتا ہے:

''یہاں انبیاء وملائکہ وقیامت وجنت ونار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کردیا''

(الکوکبۃ الشھابیہ ص۱۹,۲۰)

اب جواب دیں ''تمام ایمانیات کا انکار'' کیا تمام ضروریات دین کا انکار ہے یا نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ آپ اپنی موروثی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہیں کہ ''تمام ایمانیات'' ضروریات دین میں شمار نہیں تو ہم اس کا جواب پہلے ہی دے دیتے ہیں احمد رضاخان نے اس عبارت میں شاہ صاحب پر انبیاء علیہم السلام ملائکہ جنت ونار کے کنایۃً نہیں صاف انکار کا الزام لگایا ہے اور سبحان السبوح میں التزام الکفر کی مثال بیان کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

''جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ کا وجود ملک وجن وشیاطین وآسمان ونار وجنان ومعجزات انبیاء علیہم السلام سے ان معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا......الخ

(سبحان السبوح ص ۱۱۱)

تو لیجئے جناب اگر کوئی ان کا انکار ان معانی میں کردے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں ضروریات دینی کا منکر کہلائے گا تو جو سرے سے انہی کا صاف الفاظ میں انکار کردے وہ ضروریات دینی کا انکار کیسے نہیں کرے گا؟

اب بقول آپ کے التزام کفر کے مرتکب کو کافر نہ کہنے والا کافر ہے اور چونکہ شاہ صاحب کی عبارتوں میں التزام کفر نہ تھا اس لئے کافر نہ کہا ہم نے ثابت کردیا کہ احمد رضا نے التزام کفر کی جو تعریف کی اس کے مطابق شاہ صاحب پر التزام کفر ثابت (یہ سب باتیں مخالفین کے الزامات کی بنیاد پر لکھی جارہی ہیں) تو اب التزام کفر کے بعد بھی شاہ صاحب کو کافر نہ کہنے والے احمد رضا خان خود کافر و مرتد۔اب احمد رضا خان نے دیوبندیوں کو ارتداد کی وجہ سے زانی ولد الزنا لکھا لہذا اسی اصول سے احمد رضا خان عتل بعد ذالک زنیم زانی حرامی اور مصطفی رضا خان حامد رضا خان وغیرہ سارے حرام زادے ولد الزنا۔اسی طرح آج تک احمد رضا خان کے اس کفر کے بعد بھی جو اس کو امام مانے وہ سارے بھی مرتد کافر ولد الزنا۔

تکفیر مسلم ہی ہے جن کا مشغلہ تم دیکھنا
عنقریب ان کا بھی اب یوم حساب آجائیگا

مظلوموں کی آہ تمہیں لے ڈوبی

اللہ اکبر کہاں تو وہ دن کہ شاہ صاحب کو کافر کہا جارہا ہے اور اب کہاں یہ دن کہ معترض نے مضمون شروع کیا تو سب سے پہلے احمد رضا خان کو مسلمان ثابت کرنے کیلئے تاویلات باطلہ کے انبار۔رضا خانیو! وہ دن گئے جب تم علمائے دیوبند پر بکواس کرتے اور ہم صرف جواب پر اکتفاء کرتے اب اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائیگا۔

بریلوی شیخ الحدیث پیر محمد چشتی اور لزوم والتزام

رضا خانی شیخ الحدیث اور پشاور کے مایہ ناز رضا خانی عالم پیر محمد چشتی نے بھی لزوم والتزام کفر کی یہی تعریف کی جو احمد رضا خان نے کی ان صاحب کی کتاب کے چند اقتباسات ملاحظہ ہو:

(۱) کیونکہ التزام کفر میں اصل کلام آپ ہی کفر ہوتا ہے جس میں کفر ثابت کرنے کیلئے کسی خارجی دلیل وملازمت کی ضرورت نہیں ہوتی جبکہ لزوم کفر میں اصل کلام خود کفر نہیں ہوتا بلکہ مفضی الی الکفر اور منتج بالکفر ہوتا ہے (اصول تکفیر ص ۱۹۸)

اس تعریف کی رو سے تقویۃ الایمان وصراط مستقیم کی عبارتیں خود کفر نہیں، بلکہ بالکل درست ہیں اور رضاخانیوں کے انجر پنجر لگا کر اسے منتج بالکفر کے ہم ذمہ دار نہیں۔

(۲) التزام کفر کا محل صرف اور صرف قسم اول ہے جن کو ضروریات دین کہا جاتا ہے (اصول تکفیر ص ۱۲۷)

جبکہ رضاخانی نے کہا کہ التزام کفر یہ ہوتا ہے کہ کفر معلوم ہونے کے بعد توبہ نہ کرو۔اس عبارت کی رو سے اگر آج کوئی ضروریات دین کا انکار کردے مگر اسے معلوم نہ ہو کہ یہ کفر ہے تو وہ کافر نہ ہوگا مگر احمد رضاخان اور پیر چشتی کے نزدیک چونکہ التزام کفر کرلیا لہذا کافر ہوگیا اور ان دونوں کی اس تعریف سے التزام کفر کی یہ تعریف کرنے والے کہ کفر معلوم نہ ہو بھی سارے کافر ہوگئے۔

(۳) کسی مدعی ایمان کا ملت اسلام یا اس کے کسی ضروری حصہ کی تکذیب کرنے سے عبارت ہے اس کی تکذیب وانکار یا اس کے قائم مقام یقینی علامت کا اگر بلا واسطہ ارتکاب ہو تو وہ التزام کفر کہلاتا ہے۔جس کے مطابق کسی شخص کو کافر ومرتد قرار دیکر اسلام سے خارج بتانے کا اور مرتد کے خصوصی احکام اس پر جاری کرنے کیلئے فتوی صادر کرنے کا پس منظر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کہ اس نے ان اقسام میں سے کسی ایک کا ارتکاب کیا ہے، اسلام کی ضد یا نقیض پر ڈائریکٹ عمل کیا ہے اور جان بوجھ کر یا انجانے میں نقیض اسلام یا ضد اسلام کو گلے لگالیا۔ (اصول تکفیر ص ۱۳۱)

معترض نے کہا کہ جب جان لیا کہ کفر ہے پھر توبہ نہ کی تو التزام کفر ہے مگر یہاں پیر چشتی کہتا ہے کہ جان بوجھ کر یا انجانے میں ہو تب بھی التزام الکفر ثابت ہوجائے گا۔

التزام کفر کی ایک تعریف اور بھی ہے جس کو صریح کفر کہا گیا ہے اس تعریف کی رو سے بھی احمد رضاخان نہیں بچتا لیکن فی الحال کیلئے اتنا کافی ہے وہ تعریف ہم ان شاء اللہ اگلے مضمون میں پیش کریں گے۔

اللہ اکبر!

آج تک رضاخانی علماء دیوبند پر یہ الزام لگاتے رہے کہ یہ لوگوں گستاخوں کا دفاع کرتے ہیں انہیں کافرنہیں کہتے انہیں مسلمان جانتے ہیں مگر آج رضاخانیوں کو وہ دن دیکھنا پڑا کہ جس شخص کے بارے میں انہوں نے خود کہا کہ اس آدمی نے نبی کریم ﷺ کو ایسی ایسی غلیظ ننگی گالیاں دی ہیں جو کسی یہودی عیسائی مشرک نے بھی نہیں دیں ہوں گی۔ ایسے شخص کو کافر نہ قرار دینے کیلئے پورا ایڑی چوٹی کا زور صرف کرر ہے ہیں اور سارا زور اس پر لگا رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کا دامن ان گالیوں سے پاک کر دیا جائے واہ شہید واہ تیرا دشمن ہی تیرا وعدہ معاف گواہ۔

ایک اور سوال

جب بقول تمہارے شاہ نے توبہ کرلی تھی تو آج ان اقوال کو قطعا و یقینا شاہ صاحب کی طرف منسوب کر کے ان کو گالیاں دینا کہاں کا انصاف ہے؟ حدیث میں تو ہے **التائب من الذنب کمن لا ذنب له** گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اسلام سے پہلے نبی کریم ﷺ کی جان کے در پے تھے، تو کیا اب یہ کہنا کھلی ہوئی ڈھٹائی نہ ہوگی کہ عمر فاروق تو وہی ہیں جو نبی کریم ﷺ کے جان کے دشمن تھے۔ معاذ اللہ۔ تو جب توبہ کرلی پھر بھی ان کفریات کو اس کی طرف منسوب کرنا کیا کھلی ہوئی ڈھٹائی نہیں؟

بریلوی اصول

احمد رضا خان کو مسلمان ثابت کرنے کیلئے رضاخانی مظلوم بن کر کہتا ہے کہ دیوبندی کہتے ہیں کہ متکلم اپنے کلام کی مراد خود سمجھتا ہے اس لئے اس کی تشریح مقبول ہوگی۔ جناب من یہ اصول آپ کے علماء نے بھی لکھا ہے احمد رضا خان کہتا ہے تصنیف را مصنف نیکو کنند بیان

(کلیات مکاتب رضا) اور اشرف سیالوی لکھتا ہے:

''اپنے عقیدہ کی تشریح کا حق متعلقہ فریق کو ہوتا ہے دوسرا فریق ان کے متعلق قطعا یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ تمہارا عقیدہ ہے اور یہ امر تم نے ثابت کرنا ہے''۔

(تنویر الابصار ص ۷)

تمہارے ساتھ ہمارا بنیادی جھگڑا ہی یہی ہے کہ عقیدہ ہمارا ہوتا ہے عبارت ہماری ہوتی ہے مگر اس کی شرح تم کرتے ہو اس کا مطلب تم بیان کرتے ہو اور جو اس مطلب کو نہ مانے وہ بھی کافر۔لہٰذا اس اصول کے تحت پہلے تم ہمارے اکابر کے عقائد جو ہمارے اکابر یا ہم خود بیان کریں مان لو اس کے بعد ہم تمہارے متکلم کی مراد پر بھی غور کر لیں گے۔

شرح نبراس

شرح نبراس کی جو عبارت پیش کی وہ صرف اس قدر ہے کہ **قد تقرر فی الشرع ان التزام الکفر کفر لا لزومہ**

موصوف نے اس کا کوئی صفحہ نمبر نہیں لکھا کوئی بات نہیں ہم بتا دیتے ہیں یہ عبارت نبراس کے ص ۱۹۹ مطوعہ نوریہ رضویہ لاہور پر موجود ہے۔اس عبارت کا مطلب و ترجمہ صرف اتنا ہے کہ شریعت میں التزم کفر پر تکفیر ہوتی ہے نہ کہ لزوم کفر پر۔اب بریکٹوں میں جو حاشیہ نگار معترض نے کی ہے وہ ان کی اپنی پیداوار ہے علامہ فرہاروی اس کے ذمہ دار نہیں۔

کفر تکفیری و کلامی

رضا خانی معترض کہتا ہے کہ ”فقہاء جس کلام کو صریح سمجھیں لازمی نہیں کہ متکلمین اس کلام کو صریح کفر کہیں......اسماعیل دہلوی جمہور فقہاء کے مذہب پر کافر ہے اور جمہور متکلمین کے مذہب پر مبتدع و بدمذہب ہے“۔

گویا موصوف کے نزدیک جمہور فقہاء کے نزدیک شاہ صاحب معاذ اللہ کافر ہیں مگر احمد رضا خان نے متکلمین کے مذہب کو اختیار کیا اور اس مذہب پر شاہ صاحب کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔

پہلی بات: احمد رضا خان بریلوی خود لکھتا ہے: فرقہ اسمعیلیہ اور اس کے امام نافرجام پر قطعا یقینا اجماعا بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلا شبہ جماہیر فقہاء کرام و اصحاب فتوی اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر“۔(الکوکبۃ ص ٦٢)

تو جناب جس کے ارتداد پر ”پوری امت کا اجماع ہو“اور جس شخص پر ”قطعا یقینا جزما“ کفر لازم ہو اس کو محض ایک احتمال کی وجہ سے اس یقین کو زائل کر کے اور پوری امت کے اجماع سے منہ موڑتے ہوئے کافر نہ کہنا کیا خود کفر نہیں؟ کیا خرق اجماع کرنے والا کیا

ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی ونصله جهنم وسائت مصیرا

کا مصداق نہیں؟ پھر ہمارا یہ بھی سوال ہے کہ احمد رضا خان دوسروں کو غیر مقلد وہابی کہیں اور خود اتنے بڑے لامذہب غیر مقلد وہابی خود پرست کہ جمہور فقہاء کرام واصحاب فتاوی اکابر واعلام باجماع جن کو مرتد وکافر جزما قطعا ٹھرائیں اور جو تکفیر نہ کریں اس کو کافر کہیں یہ لامذہب غیر مقلد خفیہ وہابی عبد الہوی سب کے خلاف اپنی رائے پیش کرے کہ ''میرے نزدیک وہ مناسب اور مرضی ومختار ہے جو اجماع کے مخالف جماہیر فقہاء واصحاب فتوی کی جزم کے قطع کے خلاف''۔ یہ تو کہو تم ہو کون؟ کس کھیت کے بتھولے ہو؟ تمہیں پوچھتا کون ہے؟ فتوی میں صاحب مذہب امام صاحب امام الآئمہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے تلامذہ یا دیگر اصحاب فتاوی کا فتوی نقل کرنا چاہئے تھا نہ اپنی رائے کیا مقلد فتوی اسی طرح دیا کرتے ہیں؟

پیر محمد چشتی لکھتا ہے:

> ''من جملہ ان میں سے یہ کہ التزام کفر کرنے والے شخص کو کافر کہنا اس کے کفر کا فتوی دینا اس کے ساتھ غیر مسلموں والا معاملہ کرنے کے واجب ہونے پر تمام اہل اسلام کا اتفاق واجماع ہے جس میں قطعا کوئی اختلاف نہیں بخلاف لزوم کفر کے کہ ان احکام کو اس پر لاگو کرنے کا قول چند علماء احناف کے سوا کسی اور نے نہیں کیا''۔
>
> (اصول تکفیر ص ۴۰)

پس جب شاہ صاحب کی تکفیر پر بقول تمہارے امام کے پوری امت کا اجماع ہے تو یقینا شاہ صاحب نے التزام کفر ہی کیا ہوگا ورنہ جواب دو کہ پوری امت چند علماء احناف کے مرجوح قول پر کیسے متفق ہوگئی؟ نیز لزوم کفر جسے تم کفر فقہی سے بھی تعبیر کررہے ہو اس میں کسی پر کفر کا فتوی لگانا تو محض چند علماء احناف سے منقول ہے التزام کفر پر تکفیر کرنے پر پوری امت کا اجماع ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں پس اس صورت میں فقہی وکلامی کفر کی تقسیم ہی تمہارے اس اصول کی روشنی میں باطل ہوئی کیونکہ جس کفر پر تکفیر ہوتی ہے اس پر فقہاء ومتکلمین دونوں مجتمع ہیں۔ اور یہ

کفر بقول تمہارے شاہ صاحب میں پایا گیا۔

ثانیا: مولوی احمد رضا خان لکھتا ہے:

شفا شریف وبزازیہ ودررو غرر وفتاوی خیریہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمہ ﷺ ومن شک فی عذابہ و کفرہ کفر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تمہید ایمان ص ۳۸)

پس جب تم بھی مانتے ہو کہ شاہ صاحب نے معاذ اللہ نبی کریم ﷺ کی شان میں سڑی سڑی گالیاں دی ہیں تو شاہ صاحب کے کفر پر اجماع ہوا تو فقہاء و متکلمین کی تفریق کا کیا معنی؟ احمد رضا خان کہتا ہے کہ شاہ صاحب کی تکفیر نہ کرنا ہی صواب ہے گویا تکفیر کرنا خطا ہے اب جو پوری امت کو خطا پر مانے اجماع کا نہ صرف انکار کرے بلکہ اس اجماع کو خطا پر مانے تو وہ خود کیا ہے؟

ثالثا: مزید لکھتا ہے:

"لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اہل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر یعنی ضروریات اسلام میں سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن ہمام میں فرمایا"۔ (تمہید ایمان ص ۴۱ مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

اور یہ بات ماقبل میں ثابت کی جاچکی ہے کہ شاہ صاحب نے بقول رضاخانیوں کے ضروریات دین کا انکار کیا ہے جو التزام کفر ہے اور احمد رضا خان نے لکھ دیا کہ جو ضروریات دین کا انکار کرے اس کے کفر پر پوری امت کا اجماع ہے لہٰذا تکفیر کلامی وفقہی کی تفریق ہی شاہ صاحب کے متعلق باطل ہے۔